Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۹ ۲
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم ہفتہ
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۵ھ ۳ ہجرت ۱۳۵۴ہش ۳ مئی ۱۹۷۵ء | نمبر ۹۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔
خون کے ٹیسٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی شوگر میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوئی اس کی وجہ سے فکر ہے۔ نیز گردوں کی انفیکشن بھی پوری طرح رفع نہیں ہوئی اور کمزوری ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل صحت دے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے آمین۔

ربوہ ۳ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ سر میں درد کی تکلیف ہے۔ نواب محمد احمد خان صاحب کو کل بخار ہو گیا تھا۔ مرزا شمیم احمد صاحب کے متعلق کراچی سے اطلاع آئی ہے کہ اب ڈاکٹروں نے تھوڑا تھوڑا چلنے کی انہیں ہدایت کی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۴ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی علالتِ طبع کی وجہ سے نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ جماعتِ احمدیہ قرآنِ مجید کے متعلق سچے دل سے یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی وہ کامل ترین آخری اور زندہ کتاب ہے جو تا قیامت بنی نوعِ انسان کی بہترین راہنمائی کرتی ہے اس میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور اس میں ہر قسم کے علوم و معارف اور حقائق کا نہ ختم ہونے والا خزانہ موجود ہے لیکن اسے پانے کے لئے غور و فکر اور قلبی طہارت ضروری ہے۔ ہمارے تمام عقائد کی بنیاد قرآن مجید پر ہے اور اس زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے جس رنگ میں قرآنی فضائل کو بیان فرمایا ہے اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ آپ نے بتایا کہ خود قرآنِ مجید میں مسیح موعود کی بعثت کی پیشگوئی واضح رنگ میں موجود ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ آنے والا مامور محمدی برکات سے ہی فیض یافتہ ہوگا اور اسلام کی خدمت اور قرآنی برکات کا اظہار ہی اس کی بعثت کا مقصد ہوگا۔ ہماری جماعت کے تمام افراد کا بالعموم اور نوجوانوں کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اس عقیدہ کا اچھی طرح علم حاصل کریں اور اس کے دلائل سے واقف ہوں اور قرآنِ مجید پر غور و تدبر کو اپنا شعار بنائیں تاکہ وہ صحیح معنوں میں قرآنی برکات کو حاصل کرنے اور انہیں دنیا میں پھیلانے کے قابل ہو سکیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ ابتلاؤں میں سے گزرے

ابتلاء کے نتیجہ میں مومن کے دل میں ایک سوزش پیدا ہوتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے

"جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اس اقرار اور عہد (عہدِ بیعت) کی رعایت کرو اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ وہ یقیناً تمہیں تسلی اور اطمینان دے گا اور تمہیں ثابت قدم کرے گا کیونکہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اسے ضرور دیا جاتا ہے۔

مَیں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کو میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے قسم قسم کے ابتلاء اور مشکلات پیش آئیں گے لیکن میں کیا کروں یہ ابتلاء نئے نہیں ہیں جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے لئے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں ہو کر گزرے۔ دُنیا اور اس کے رشتے عارضی اور فانی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ تو ہمیشہ کے لئے معاملہ پڑتا ہے پھر اس سے آدمی کیوں بگاڑے؟ دیکھو صحابہؓ کو کچھ تھوڑے ابتلاء پیش آئے تھے ان کو اپنا وطن، مال و دولت، اپنے عزیز رشتہ دار سب چھوڑنے پڑے لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کو مری ہوئی مکھی کے برابر بھی نہیں سمجھا اور خدا تعالیٰ کو اپنے لئے کافی سمجھا پر خدا تعالیٰ نے بھی ان کی کس طرح قدر کی۔ اس سے وہ خسارہ میں نہیں رہے بلکہ دُنیا اور آخرت میں انہوں نے وہ فائدہ پایا جو اس کے بغیر انہیں مل ہی نہیں سکتا تھا۔ اِس لئے اگر کوئی ابتلاء آوے تو گھبرانا نہیں چاہیئے ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ اس وقت رُوح میں عجز و نیاز اور دل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کے آستانہ پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے۔ ایمانِ کامل کا مزا ہم و غم ہی کے دنوں میں آتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۶، صفحہ ۲۳۷)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ہجرت ۱۳۵۴ھ
۳ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غنڈہ گردی اور بہیمیت کی بدترین مثال

پچھلے دنوں لاہور میں غنڈہ گردی اور بہیمیت کا آئینہ دار ایک ایسا افسوسناک واقعہ رونما ہوا جسے سوچ کر سر ندامت سے جھک جاتا ہے اور نظریں زمین میں گڑی کی گڑی رہ جاتی ہیں۔ یہ واقعہ جو ملک و قوم اور اس میں پروان چڑھنے والے معاشرہ کے چہرے پر ایک مکروہ اور بدنما داغ کی حیثیت رکھتا ہے، ملک کے وقار کو صدمہ پہنچانے اور اغیار کی نگاہوں میں اس کو بدنام کرنے کا موجب ہوا ہے۔ ہر چند کہ جو ہونا تھا وہ ہو گیا اور اسے بدلا نہیں جا سکتا لیکن اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ واقعہ اتنا سنگین اور اذیت ناک ہے کہ رہ رہ کر دل میں اٹھنے والا یہ خیال زبان پر آئے بغیر نہیں رہتا کہ اے کاش ایسا نہ ہوا ہوتا!

اس واقعہ کی جو تفصیل اخبارات میں شائع ہوئی ہے اس کی رو سے نثار گل نامی ایک ننگِ وطن اور ننگِ انسانیت شخص اس بس میں آ چڑھا جس میں لاہور کالج فار ویمن کی طالبات سوار تھیں۔ جب طالبات نے اسے اترنے کیلئے کہا تو اس نے بس سے اترنے اور اپنی اس حرکت پر ندامت محسوس کرنے کی بجائے چاقو نکال کر بے بس اور بے یار و مددگار طالبات پر حملہ کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ان میں سے نو طالبات کے چاقو گھونپ کر انہیں زخمی کر ڈالا۔ ان میں سے غزالہ لطیف نامی ایک بچی جو فورتھ ایئر کی طالبہ تھی زخموں کی تاب نہ لا کر ہسپتال میں چل بسی۔ ابھی کئی زخمی طالبات ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ اگر بس کا ڈرائیور اور کنڈکٹر حملہ آور نوجوان کو اپنی گرفت میں لے کر اس پر قابو پانے میں کامیاب نہ ہوتے تو نہ معلوم وہ سفاک شخص چاقو کے پے در پے وار کر کے اور کتنی طالبات کو زخمی کر ڈالتا۔ افسوس صد افسوس کہ درندگی اور بہیمیت کا آئینہ دار یہ واقعہ لاہور جیسے عظیم شہر میں ہوا، دن دہاڑے ہوا اور ہوا بھی راہگیروں کی موجودگی میں۔

کسی قوم کی عورتیں اور بچیاں اس قوم کی عزت ہوتی ہیں۔ غیر مہذب سے غیر مہذب قوم بھی اپنی بہو بیٹیوں کی عزت کے لئے انتہائی غیرت رکھتی ہے۔ اس کے افراد اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں پر ان کی عزت پر آنچ نہیں آنے دیتے۔ اخلاقی پستی اور بے غیرتی و بے حمیتی کی انتہا ہے کہ اپنی ہی قوم کا ایک فرد نہ صرف یہ کہ نوجوان طالبات کی بس میں سوار ہونے کی جرأت کرتا ہے بلکہ جب اسے اپنی اس نازیبا حرکت سے باز آنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ بس سے اترنے کی بجائے چاقو نکال لیتا ہے اور اپنی ہی قوم کی بیٹیوں پر حملہ آور ہو کر ان کے چاقو گھونپنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ اتنا مکروہ اور گھناؤنا فعل ہے کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ حق یہ ہے کہ دنیا کی کسی زبان میں بھی اتنے سخت الفاظ نہیں ہیں کہ جن سے اس گھناؤنے فعل کی مذمت کا حق ادا ہو سکے۔ اس نے اپنی اس انسانیت سوز حرکت سے انسانی عزت و شرف کو ذبح کر کے رکھ دیا ہے۔ انسانی ضمیر اس پر نفرین کر رہا ہے اور بلاشبہ اس نے اپنے اس مکروہ فعل کی وجہ سے اپنے آپ کو آسمانی اور زمینی لعنتوں کا مورد بنا چھوڑا ہے۔

پھر اس واقعہ کا ایک اور افسوسناک پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ اس درندہ صفت انسان نے کالج کی طالبات پر قاتلانہ حملہ کر کے ان کی ذہانت، دماغی صلاحیتوں اور اعلیٰ استعدادوں سے قوم و ملک کو محروم کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ جو طالبہ زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسی، اخباری اطلاعات کے بموجب وہ ایک ذہین اور ہونہار طالبہ تھی۔ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنے والدین کا ہاتھ بٹانا چاہتی تھی اور اپنے بھائی بہنوں کو اس قابل بنانا چاہتی تھی کہ وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو ترقی دے کر قوم و ملک کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس شخص کی یہ غنڈہ گردی اور درندگی انسانیت اور شرافت کا خون کرنے کا ہی موجب نہیں ہی بلکہ اوّل تو اس نے ایک ذہین اور باصلاحیت بچی کی جان لے کر اس بچی اور اس کے خاندان کو اس کی ذہانت اور اس ذہانت کے ثمراتِ حسنہ سے محروم کیا، دوسرے وہ اس خاندان کو ہی نہیں پوری قوم کو اس کی ذہانت اور صلاحیتوں سے محروم کرنے کا مرتکب ہوا کیونکہ ذہین اور ہونہار بچے بلا تفریق و امتیاز پوری قوم کا انتہائی قابلِ قدر اور قابلِ فخر سرمایہ ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس بدبخت حملہ آور نے قوم و ملک کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے۔

بہرطور ہم اس غنڈہ گردی کی اور جو بھی کسی نہ کسی شکل میں اس نوع کی غنڈہ گردی میں شریک ہیں ان کی پوری قوت کے ساتھ مذمت کرتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ قوم و ملک کو باصلاحیت بچوں اور بچیوں کی ذہانت اور اعلیٰ استعدادوں سے محروم کرنا انتہائی طور پر قابلِ مذمت ہے۔ ذہین اور ہونہار بچوں کی اعلیٰ صلاحیتوں سے قوم و ملک کو خواہ انہیں چاقو سے ہلاک کر کے محروم کیا جائے اور خواہ اعلیٰ تعلیم کے اداروں کے دروازے ان پر بند کر کے اور باوجود استحقاق کے انہیں داخلہ نہ دے کر محروم کیا جائے نتائج و اثرات کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ قوم کو ذہین اور ہونہار طلباء کی اعلیٰ صلاحیتوں سے محروم کرنا خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہو قوم و ملک پر ظلم کے مترادف ہے اور اس کا سدِّباب اشد ضروری ہے۔ قومی اور ملکی مفاد کا اقتضاء یہ ہے کہ اس بارہ میں ہر روک کو دور کیا جائے اور ایسے اقدام کئے جائیں کہ کوئی شخص بھی ذہین اور ہونہار طلباء کی ذہانت اور اعلیٰ صلاحیتوں سے قوم و ملک کو محروم کرنے کے ظلمِ ناروا کا مرتکب نہ ہو سکے تا قوم بلا استثناء ہر ذہین اور ہونہار بچے اور بچی کی خداداد صلاحیتوں سے پورے طور پر مستفید ہو اور ترقی کی منازل بسرعت طے کرتی چلی جائے۔

الغرض جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے طالبات پر قاتلانہ حملہ کی شکل میں پچھلے دنوں جس اذیتناک غنڈہ گردی کا مظاہرہ ہوا ہے وہ انتہائی طور پر قابلِ نفرین اور لائقِ صد ملامت ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

یہ نظارے ہم نے کئی بار دیکھے

نشیب فراز آپ نے جن کو جانا وہی راستے ہم نے ہموار دیکھے
جنونی تھا جن رہ نوردوں کو سمجھا وہ دیوانگی میں بھی ہشیار دیکھے
اگر آندھیاں ہم پہ آتی ہیں آئیں اگر آپ اٹھاتے ہیں طوفاں اٹھائیں
ہمارے لئے یہ نئے تو نہیں ہیں، یہ نظارے ہم نے کئی بار دیکھے
ہوا ختم تیرہ شبوں کا اندھیرا چلا آرہا ہے نیا اک سویرا
کسی کی اگر آنکھ ہو دور بیں تو اسے چاہیئے وہ افق پار دیکھے
اسی سے ہری باغ کی ڈالی ڈالی، اسی سے ملی لالہ و گل کو لالی
چمن کی رگوں میں ہمارا لہو ہے، بہارِ چمن چشمِ خونبار دیکھے
جہاں میں وفا کے خریدار تھے جو، کسی کی محبت میں سرشار تھے جو
وفادار لوگوں کے سردار تھے جو، وہی لوگ ہم نے سرِ دار دیکھے
وہ جن کی محبت دلوں میں سموئی، وہ جن کے غموں پر سدا آنکھ روئی
کڑی آ پڑی جب گھڑی ہم پہ کوئی وہی لوگ ہم نے دلآزار دیکھے
محبت رہی آپکو مال و زر سے، کیا آپنے پیار لعل و گہر سے
گراں قدر موتی گرے چشمِ تر سے، مگر آپ نے وہ نہ سرکار دیکھے

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشاناتِ الٰہیہ سے سعید لوگ ہی فائدہ اٹھاتے ہیں

از مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال

(۲)

چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الٰہی نشانوں کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ نشان عقلمندوں کے لئے ہوتے ہیں ان لوگوں کے واسطے نشان نہیں ہوتے جو عقل سے کوئی حصہ نہیں رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نشانات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہدایت محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال نہ ہو اور وہ فضل نہ کرے تو خواہ کوئی ہزاروں ہزار نشان دیکھے ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور کچھ نہیں کر سکتا۔ پس جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ نشانات گذشتہ سے اس نے کیا فائدہ اٹھایا ہے ہم آئندہ کے لئے کیا امید رکھیں۔

نشانات کا ظاہر ہونا یہ ہمارے اختیار میں تو نہیں ہے اور نشانات کوئی شعبدہ بازی کی چابکدستی کا نتیجہ تو نہیں ہوتے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور مرضی پر موقوف ہے وہ جب چاہتا ہے نشان ظاہر کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے ۔۔۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر نشان صادر نہیں ہوئے تھے۔ اگر کوئی ایسا اعتقاد کرے تو وہ کافر ہے آپ کے ہاتھ پر انتہا نشان ظاہر ہوئے مگر ابوجہل وغیرہ نے ان سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا ۔۔۔

۔۔۔ نشانوں کی ایک حد ہوتی ہے اور ان کی شناخت کے لئے ایک قوت شامہ دی جاتی ہے جو وہ قوت نہیں رکھتا ہے جس سے اسکو پہچانے اس کے سامنے خواہ کتنے ہی نشان ظاہر ہوں وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۔۔۔۔۔۔۔

خدا تعالیٰ کی سلطنت میں اندھیر نہیں ہے اس دنیا کی سلطنت میں اگر کوئی شخص مصنوعی چپڑاسی بھی بن جاوے تو فی الفور پکڑا جاتا اور اسے عبرتناک سزا دی جاتی ہے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکومت میں ایسا اندھیر ہو کہ کوئی شخص خدا کا مامور ہونے کا مدعی ہو اور جھوٹے الہام خود ہی بنا کر خلق اللہ کو گمراہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہ کرے بلکہ اس کی تائید میں نشان بھی ظاہر کر دے اور اس کی پیشگوئیوں کو بھی پورا کر کے دکھا دے۔ کیا یہ حیرت انگیز اور تعجب کی جگہ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کبھی کسی مفتری کو مہلت نہیں دیتا پس اس اصول پر ہمارا اب تک قائم رہنا اور اس سلسلہ کا نشوونما پانا اور دن بدن ترقی کرنا بھی چھوٹی سی بات نہیں ہے اگر کوئی خدا ترسی سے اس پر غور کرے تو اصل کے لئے کم نشان نہیں ہے۔ مگر جس شخص کو ہزاروں دوسرے نشان فائدہ نہیں پہنچا سکے اور ان سے اس نے کوئی سبق نہیں سیکھا آئندہ اس سے کیا امید ہو سکتی ہے؟"

(ملفوظات مسیح موعود جلد ۶ صفحہ ۱۴۱ تا صفحہ ۱۴۴)

سعید لوگوں کی دوا ہی وصلِ الٰہی ہے

اس قید میں ہر ایک گرفتہ دل ہے
پر جس خدا کے ہونے کا کچھ بھی نہیں نشاں
کیونکر نثار ایسے پہ ہو جائے کوئی جاں
ہر چیز میں خدا کی ضیاء کا ظہور ہے
پھر بھی غافلوں سے وہ دلدار دور ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الٰہی نشانات کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اگر دن چڑھا ہوا ہو اور کوئی کہے کہ میں دن پر ایمان لایا۔ یا چاند پورا چودھویں کا ہے اور کوئی اس پر ایمان لاوے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔ اور کس تعریف کا مستحق ہے ہاں اگر اوّل شب کے چاند جس کا نام ہلال ہے کوئی اسے دیکھکر بتلا دے تو اس کی نظر کی تعریف کی جاوے گی۔ اور جس کی نظر کم و بیش ہے وہ کھل جاوے گی تو نشانوں میں بھی اصول خدا نے رکھے کہ ایک پہلو میں ایمان کے قاعدہ سے فائدہ اٹھاویں اور ایک پہلو میں عقل سے۔ ورنہ ایمان ایمان نہیں رہتا ایک مخفی امر کو عقل سے سوچ کر قرائن ملا کر مان لینے کا نام ایمان ہے ان لوگوں کی عقل موٹی ہوتی ہے جو ایسے نشان طلب کرتے ہیں جو کہ عادت اللہ کے خلاف ہیں۔ ہم یہ پیش کرتے ہیں کہ جو سچا مذہب ہوتا ہے اسمیں امتیاز ہوتا ہے۔ جس قدر تائیدات اور خوارق خدا تعالیٰ نے اسلام کی تائید میں رکھے ہیں وہ کسی دوسرے مذہب کے لئے ہرگز نہیں ہیں مگر یہ ان امور میں مقابلہ چاہتے ہیں جو کہ عادت اللہ کے خلاف ہیں۔ دوسرے خدا غلام نہیں ہے کہ کسی کے تابع ہو بلکہ وہ خدا کے تابع ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۵ صفحہ ۲۲۴-۲۲۵)

فرمایا:-

"میرے نزدیک آیات مبین وہ ہوتی ہیں کہ مخالف جس کے مقابلہ سے عاجز ہو جاوے خواہ وہ کچھ ہی ہو۔ جس کا مخالف مقابلہ نہ کر سکے وہ اعجاز ٹھہر جائے گا جبکہ اس کی تحدی کی گئی ہو۔۔ نبی کبھی جرأت کر کے یہ نہیں کہے گا کہ تم جو نشان مجھ سے مانگو میں وہی دکھانے کو تیار ہوں اس کے منہ سے جو نکلے گا یہی نکلے گا کہ انما الآیات عند اللہ اور یہی اس کی صداقت کی دلیل ہوتا ہے کم نصیب مخالف اس قسم کی آیتوں سے یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ معجزات سے انکار کیا گیا ہے مگر وہ آنکھوں کے اندھے ہیں ان کو معجزات کی حقیقت ہی معلوم نہیں ہوتی ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے جب چاہتا ہے وہ دنیا کو قیامت بنانا نہیں چاہتا۔ اگر وہ ایسا کھلا ہوا ہو کہ جیسے سورج نکلتا ہے پھر ایمان کیا رہا؟ اس کا ثواب کیا؟ نشان بیّن ہوتے ہیں مگر ان کو باریک بین دیکھ سکتے ہیں۔ اور کوئی نہیں۔ اور یہ دقت نظر اور معرفت سعادت کی وجہ سے عطا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ سے ملتی ہے۔ شکی اور فاسق اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ ایمان اسی وقت ایمان ہے جب تک اس میں کوئی پہلو اخفا کا بھی ہو۔۔

۔۔۔ غرض معجزات وہی ہوتے ہیں جن کی نظیر لانے پر دوسرے عاجز ہوں۔ انسان کا یہ کام نہیں کہ وہ ان کی حد بندی کرے کہ ایسا ہونا چاہیئے یا ویسا ہونا چاہیئے۔ اسمیں ضرور ہے کہ بعض پہلو اخفا کے ہوں کیونکہ نشانات کے ظاہر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ایمان بڑھے اور اس میں ایک غیر فانی رنگ پیدا ہو جس میں ذوق ملا ہوا ہو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۵ صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۷)

ہمارے زمانہ میں جبکہ دجالیت نے دنیا کے چاروں اطراف میں جال بچھا رکھے ہیں اور مادیت کا عام دور دورہ ہے۔ اور اپنے سیاسی نظریات اور سائنسی ایجادات اور اپنے ملک و قوم اور وطن سلطنت اور روٹی کپڑا مکان اور عیش و عشرت کو خدا کا درجہ دے دیا ہے۔ زیادہ الٰہی نشانوں کی ضرورت ہے۔ تاکہ لوگوں کا خدا تعالیٰ پر ایمان کامل ہو اور اپنے خالق حقیقی کو پہچانے اور اس کے آستانے پر گرے اور اپنی پیدائش کی غرض و غایت کو پورا کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا آپ نے اپنے کثیر نشانات کے ذریعہ زندہ خدا کا پتہ دیا۔ بلکہ لاکھوں انسانوں کو خدا دکھا دیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہیئے اور

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں ہمسایہ کے حقوق

مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن حکیم میں پڑوسی اور اسکے ساتھ اچھے تعلقات کے بارے میں بہت سے احکام دئے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر عمل پیرا ہوکر ایک عمدہ اسوہ ہمارے سامنے دکھایا ہے۔ قرآن کریم میں ایک ارشاد خداوندی یوں بیان ہوا ہے۔ کہ

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔ (النساء ۶)

تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ (نیک) احسان (کرو) اور نیز (رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور (اسی طرح) رشتہ دار ہمسائیوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو (میں بیٹھنے) والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو (ان کے ساتھ بھی) اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں۔ انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ تعلیم دنیا کے سامنے پیش فرمائی بلکہ اپنا بہترین اسوہ اور عملی نمونہ بھی دنیا کے سامنے دکھایا آپ نے مشرکین کفار اور منافقین اور دیگر فرقہ کے ساتھ حسن سلوک اور رواداری کی اس قدر عظیم الشان مثالیں پیش کی ہیں جن کی نظیر اور مثال دنیا کی کسی تاریخ میں نظر نہیں آتی۔ آپ نے اپنے متبعین کو بھی ہمسایہ سے حسن سلوک کی بار بار تلقین فرمائی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ۔

(حدیث بخاری)

یعنی جبرئیل نے مجھے پڑوسیوں کے بارے میں اس قدر تاکید کی ہے کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اس کو کہیں وارث ہی قرار نہ دے دے۔

۲۔ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ

وہ شخص سچا مومن نہیں ہو سکتا جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے لیکن اس کا پڑوسی بھوکا ہو

۳۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے

۴ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ (مسلم)

یعنی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جس کا پڑوسی اسکے شر سے اپنے آپ کو محفوظ نہ پاتا ہو۔

الغرض حضور علیہ السلام نے پڑوسیوں سے حسن سلوک اور ان کا ہر طرح خیال رکھنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اگر آج بھی جب کہ ہر طرف افراتفری اور پراگندگی پھیلی ہوئی ہے۔ انسان آپ کے اسوہ حسنہ اور آپ کے احکام پر عمل پیرا ہو تو نہایت عمدہ اور مثالی معاشرہ دنیا میں قائم کیا جا سکتا ہے۔

اس زمانے کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی پڑوسیوں سے حسن سلوک پر بہت زور دیا ہے حضور نے اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ "جو اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر اور آپ کے ارشادات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ ۳

ان کو شکر کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ ان کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے۔ کیا کوئی تم میں سے ایسا بھی ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا؟ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ایک بھی ایسا نہیں جس کو ہماری صحبت میں رہنے کا موقع ملا ہو اور اس نے خدا تعالیٰ کا تازہ بتازہ نشان اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو۔ الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

تحریک جدید کے معاونین خصوصی مہیا کرنیوالوں کے لئے دعا کی درخواست

گزشتہ شوریٰ کے دوران تحریک جدید کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے سب کمیٹی کے ممبران نے خدمت دین کے جذبہ کے تحت معاونین خصوصی تحریک جدید جن کی شرح چندہ کم از کم ایکہزار روپیہ سالانہ ہوتی ہے کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ذمہ لیا تھا سو الحمد للہ شوریٰ کے بعد جلد ہی متعدد ممبران کی طرف سے معاونین خصوصی کے وعدے مرکز میں پہنچ رہے ہیں۔ بغرض دعا ان دوستوں کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد نے اپنے علاوہ دیگر دو دوستوں کے وعدہ جات حاصل کر کے بھجوائے۔

۲۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب جوہ امیر جماعتہائے ضلع ساہیوال نے آٹھ معاونین مہیا کئے

۳۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے ایک معاون خصوصی کا وعدہ مہیا فرمایا۔

۴۔ مکرم الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر نے ــــــ اور

۵۔ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب سابق مبلغ افریقہ حال شیخوپورہ نے دو دو خصوصی معاونین مہیا کئے ہیں

بغرض دعا ان معاونین خصوصی کی فہرست ان شاء اللہ کسی اور وقت میں ہدیہ قارئین کی جائیگی۔ سردست مذکورہ بالا تحریک کرنے والے دوستوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

روح القدس کی تائید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب چشمۂ معرفت میں فرماتے ہیں:۔

روح القدس کی تائید جو مومن کے شامل حال ہوتی ہے وہ محض خدا تعالیٰ کا انعام ہے جو ان کو ملتا ہے جو سچے دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں وہ کسی مجاہدہ سے نہیں ملتا محض ایمان سے ملتا ہے اور مفت ملتا ہے۔ صرف یہ شرط ہے کہ ایسا شخص ایمان میں صادق ہو اور قدم میں استوار اور امتحان کے وقت صابر ہو۔

حضرت امیر المومنین نے ہر رکن مجلس کے لئے لازم قرار دیا ہے کہ وہ خود قرآن کریم پڑھے اور کم از کم دو اور افراد کو پڑھائے کیا آپ اس پر عمل کر رہے ہیں؟

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

تعمیلِ ارشاد کا بابرکت نتیجہ

معیار سے کم چندہ دینے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ

تحریک جدید کی مالی قربانی کا کم از کم معیار بموجب ارشاد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ یہ ہے کہ اس کا سالانہ وعدہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر ہونا چاہیئے۔ اس ارشاد کی تعمیل کر کے ایک مجاہد نے جو برکتیں حاصل کی ہیں وہ انہی کے الفاظ میں ہی ملاحظہ فرمائیے:۔

"حضور! خاکسار کے ساتھ تحریک جدید کے وعدے اور میری ماہوار تنخواہ کے بارے میں خدا تعالیٰ کا خاص سلوک رہا ہے۔ پہلے میرا وعدہ اس معیار کے مطابق نہ ہوتا تھا جو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا تھا یعنی ماہوار تنخواہ کے ⅕ کے برابر نہ ہوتا تھا۔ لیکن پھر خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں نے سال ۱۹۷۱ء سے معیار سے بڑھا کر وعدہ لکھوانا شروع کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خدا تعالیٰ نے بھی ادھار نہ رکھا اور میری تنخواہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی چلی گئی۔" (مکتوب مکرم ملک محمود احمد صاحب گوجرانوالہ)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ معیار سے کم چندہ دینے والے غور فرمائیں کہ وہ بلاوجہ اللہ تعالیٰ کی برکتوں سے محروم رہ رہے ہیں۔ سو ہر احمدی کو معیار کے مطابق بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا وارث بننا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جلسہ ہائے سیرت النبی لجنات اماء اللہ

یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر مختلف لجنات اماء اللہ نے شان و شوکت سے اپنی سابقہ روایات کے ساتھ جلسے منعقد کئے جن میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کے ذریعہ اور منظوم کلام سے روشنی ڈالی گئی اور آپ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اب تک مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے جلسہ سیرت النبی منانے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:۔

(۱) سنجر چانگ (۲) جڑانوالہ (۳) چک ۱۲۱ ج ب (۴) چک ۵۵۹ گ ب (۵) بشیر آباد۔ (۶) حیدر آباد (۷) کنزی (۸) نور نگر فارم (۹) لودھراں (۱۰) محمود آباد اسٹیٹ۔ (۱۱) ملتان (۱۲) ڈیرہ غازیخان (۱۳) جھوک کوٹلہ رحم شاہ (۱۴) کروندی (۱۵) کھریاں' منڈیکے' بیریاں (۱۶) چک ۳۳ ج ب (۱۷) سانگھڑ (۱۸) نوشہرہ کینٹ (۱۹) خانپور۔ (۲۰) پیر محل (۲۱) کراچی (۲۲) بستی جمال والہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نوٹس داخلہ

انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینیرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پنجاب یونیورسٹی لاہور سیشن ۷۶-۱۹۷۵ء

۱۰ رمئی ۱۹۷۵ء تک درخواستیں برائے داخلہ مطلوب ہیں۔

(۱) بی ایس سی (انجینیرنگ) Material Science اینڈ Metallurgy

(۲) بی ایس سی (انجینیرنگ) کیمیکل انجینیرنگ۔

(۳) " " " اور پٹرولیم اور گیس میں خاص مہارت کے ساتھ

(۴) " " " کیمیکل ٹیکنالوجی میں خاص مہارت کے ساتھ۔

امیدواروں نے انٹرمیڈیٹ (پری انجینیرنگ) کا امتحان لاہور، سرگودھا اور ملتان بورڈ سے پاس کیا ہوا۔ داخلہ صرف اہلیت (merit) کی بنیاد پر ہوگا۔ merit list نوٹس بورڈ پر ۱۴ رمئی کو لگادی جائے گی اور انٹرویو ۱۵ رمئی ۱۹۷۵ء۔

دیگر ضروری کوائف کے لئے دیکھیں اخبار پاکستان ٹائمز مورخہ ۳۰ راپریل ۱۹۷۵ء صفحہ ۲

(ناظر تعلیم)

افسوسناک سانحہ ارتحال

اپریل کے آخری ہفتہ میں پنجاب کے بعض علاقوں میں تیز و تند آندھی اور شدید بارش کا طوفان آیا جس کی وجہ سے بعض جگہ مکان گر گئے اور درخت زمین سے اُکھڑ گئے۔ اس طوفان کے دوران ۲۶ راپریل بروز جمعہ کو میرے تایازاد بھائی محترم محمد عباس صاحب فاروقی کے مکان واقع بہاولنگر کا ایک حصہ بھی زمین پر آرہا۔ جو کمرہ گرا اس میں محترم بھائی صاحب کے علاوہ اُن کا ایک جوان بیٹا عزیزم محمد ادریس فاروقی اور ایک داماد عزیزم محمد ہادی فاروقی (جو میرے چھوٹے بھائی ہیں) سوئے ہوئے ہیں۔ تینوں ملبہ کے نیچے دب گئے۔ عزیزم محمد ہادی خوش قسمتی سے کسی نہ کسی طرح باہر نکل آیا۔ اس کے آواز دینے پر ہمسائے اکٹھے ہو گئے انہوں نے دونوں باپ بیٹا کو ملبہ سے نکال کر ہسپتال پہنچایا۔ عزیزم محمد ادریس تو معمولی معالجہ کے نتیجہ میں ہوش میں آگیا لیکن محترم بھائی محمد عباس صاحب فاروقی جانبر نہ ہوسکے، وہ انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کی عمر وفات کے وقت ۶۴ سال تھی محکمہ نہر کے پنشنر تھے۔ کئی سال سے مقامی جماعت میں دینی خدمات بجالا رہے تھے۔ بڑے مخلص اور عبادت گزار تھے۔ اپنے پیچھے دو لڑکے، ایک لڑکی اور بیمار بیوی چھوڑ گئے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(حکیم محمد اسلم فاروقی۔ دار العلاج۔ رحمت بازار ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں عرصہ سے انتڑیوں کی تکلیف اور بعض دوسری بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ غربت و تنگدستی بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے اور میری پریشانیوں کو دور کرے۔ آمین

(عطاء الٰہی، ۲۱ کھنہ بلڈنگ۔ چوک برف خانہ ریلوے روڈ۔ لاہور)

۲۔ میرا بچہ بعمر ۵ سال اڑھائی سال سے دمہ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ سال میں چند مخصوص دنوں میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ آجکل بھی شدید دورے پڑ رہے ہیں۔ وہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد کامل صحت عطا فرما دے۔ آمین

(اعجاز احمد ۹/۲-4/A ایچ۔ ایم سی کالونی ٹیکسلا ضلع راولپنڈی)

ھُوَالشَّافِی
آپکے دانت قیمتی موتی ہیں
ان کی قدر کیجئے
اگر پائیوریا (مسوڑھوں کی تکلیف) ہو تو "پائیوریا کیور" اور اگر کیریز (گھُن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔
فی کورس -/۱۰ وی پی ۷۰/۱۱ روپے
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر
مفت حاصل کریں
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ، لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ھُوَالشَّافِی
بواسیر PILES.
کی کامیاب دوا
پائلز کیور PILES CURE.
استعمال کیجئے اور مستقل آرام پائیے!
قیمت مکمل کورس -/۱۰ نمونہ کی خوراک مفت
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
تقسیم کنندگان
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ھُوَالشَّافِی
جانوروں کے اپھارہ کی کامیاب دوا
"اکسیر اپھارہ"
آج ہی منگوائیے اور قیمتی جانوروں کی جان بچائیے
فی پیکٹ -/۱ درجن -/۸ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔ مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

مجلس انصار اللہ کا چندہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے قلوب میں یہ خواہش موجزن ہونی چاہئیے کہ کیا آبادیاں اور کیا ویرانے ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو

حضرت ابراہیمؑ نے ڈیڑھ ہزار سال بعد آنیوالی قوم کی تربیت کے لئے اپنے بیٹے کو وادئ غیر ذی زرع میں آباد کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کی سورۃ الشعراء کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے آپ نے ایک بیٹے حضرت اسحٰقؑ کو کہا کہ آباد ملک میں جا کر تبلیغ کرو اور دوسرے بیٹے کو مکہ میں جو کہ وادئ غیر ذی زرع تھی چھوڑ آئے اس غرض سے کہ ڈیڑھ ہزار سال بعد جو قوم یہاں آباد ہو چکی ہو گی اس کو ایک رہبر کی ضرورت ہو گی اور اس وقت میری یہ نسل خدا تعالیٰ کا نام بلند کرے گی۔ اب دیکھو یہ کتنی بڑی لانگ ٹرم پالیسی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دو دن کے بعد قبیلۂ جرہم کے لوگ وہاں آکر آباد ہو گئے تھے لیکن وہ بھی کتنے ہوں گے زیادہ سے زیادہ پچاس ساٹھ ہوں گے اس سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ اور گو یہ لوگ وہاں آکر آباد بھی ہو گئے لیکن پھر بھی مکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے زمانہ میں تو نہیں بنا بلکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بعد ڈیڑھ ہزار سال اس کو آباد ہوتے لگے۔ غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادئ غیر ذی زرع میں اس لئے بٹھایا تا ڈیڑھ ہزار سال بعد جب یہ جنگل آباد ہو تو اس وقت یہ نسل ان کو تبلیغ کرے یہ ایسی ہی بات ہے جیسے اشوک کے زمانہ میں یا بکرماجیت کے زمانہ میں کوئی بینتھ یا ودوان باباٹانٹی یا جینی اپنی اولاد کو سرگودھا یا منٹگمری بار میں اس لئے بساتا کہ کبھی نہ کبھی یہ علاقہ آباد ہو گا اور جب یہ علاقہ آباد ہو گا تو اُس وقت یہ خدا کا نام لیں گے یہ کتنی لانگ ٹرم پالیسی ہے۔ دو ہی بیٹے ہیں ایک کو تو آباد علاقہ میں بھیج دیا تاکہ وہ وہاں تبلیغ کرے اور دوسرے کو وادئ غیر ذی زرع میں بٹھا دیا تاکہ جب وہ آباد ہو تو اسکی نسل وہاں تبلیغ کرے۔ اتنی لانگ ٹرم پالیسی میرے نزدیک نہ سیاسی لحاظ سے نہ تجارتی لحاظ سے۔ نہ سائنس کے لحاظ سے۔ نہ کسی قوم نے۔ نہ کسی قبیلہ نے۔ نہ کسی خاندان نے نہ کسی علمی گروہ نے اور نہ کسی فلسفی جماعت نے اختیار کی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ کے لئے اختیار کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے چند دنوں کا سوال نہ تھا بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں سالوں کا سوال تھا۔ کسی کو علم نہیں تھا کہ عرب کب آباد ہو گا اور کتنی دیر تک اُن کی اولاد کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس تمام واقعہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ارادہ کے ساتھ الہامِ الٰہی بھی شامل تھا لیکن اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کی قلبی کیفیت کو دیکھتے ہوئے ہی اس کے مطابق الہام نازل فرماتا ہے۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی کیفیت ایسی نہ ہوتی اور ان کے جذبات ایسے نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کو کبھی اپنے بچے کو قربان کرنے کا حکم نہ دیتا۔ اگر اُن کے دل میں یہ تڑپ نہ ہوتی کہ ان کا بچہ خدا کی راہ میں قربان ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ کبھی سامان پیدا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سامان پیدا کرنا بتاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں یہ تڑپ موجود تھی اور اسی تڑپ کی وجہ سے ہم کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ جب ہم درود پڑھتے ہیں تو ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ جذبہ یاد آجاتا ہے اور ہمارے دلوں میں بھی یہ خواہش موجزن ہوتی ہے کہ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اور کیا آبادیاں اور کیا ویرانے ہر جگہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کی آواز بلند ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۸۳، صفحہ ۳۸۴)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۱۵؍ اپریل ۱۹۷۵ء بروز منگل خاکسار کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم میر اللہ بخش صاحب تسنیم کا پوتا اور مکرم عبد المنان صاحب ممبر آف اسمبلی کشمیر کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔

(مہر عبد اللطیف نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ راہوالی)

لازمی چندہ جات ماہ بماہ ادا فرمائیے تا ایک ماہ میں دو ماہ کا بار اُٹھانا نہ پڑے (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حمد اور عزم کی برکت سے ہم نے اسلام کو غالب کرنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ایسے عظیم منصوبہ کو پیش کرتے ہوئے "عزم" کے متعلق فرمایا:۔

"عزم کا جو حصہ ہے اس کا زیادہ تر تعلق ہمارے نفوس کے ساتھ اور ہماری جماعت کی کوششوں کے ساتھ ہے ہماری والہانہ حرکت کے ساتھ ہمارے مستانہ وار نعروں کے ساتھ۔ اس یقین کی بناء پر کہ دنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے اس منشاء اور تحریک کو ناکام نہیں کر سکتی۔"

آپ نے جس والہانہ عزم کے ساتھ اس نہایت بابرکت تحریک میں وعدے لکھوائے تھے اسی جوش اور جذبہ کے ساتھ ادائیگی بھی کیجئے تاکہ غلبۂ اسلام کے دن قریب تر ہوتے جائیں۔ پاکستان اور بیرون پاکستان کے وعدہ کنندگان اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کی ادائیگی مرحلہ وار ہوتی رہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

شکریہ احباب

والد محترم ملک محمد شریف صاحب مرحوم و مغفور کی اچانک وفات پر ہمارے اعزہ و اقارب و احباب جماعت نے کثرت سے ہمیں ہمدردی اور تعزیت کے خط لکھے ہیں ہم ان سب کے ممنون ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً خطوط کا جواب دینا مشکل ہے اس لئے بذریعہ الفضل ان تمام احباب کا اپنے تمام اہلِ خاندان کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ (محمد لطیف ملک ایڈووکیٹ۔ ساہیوال)

دعائے مغفرت

میری ممانی جان محترمہ غلام بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری سلطان محمد صاحب چک ۱۸۹ مراد ضلع بہاولپور ۳۰؍ اپریل ۱۹۷۵ء کو بوقت نماز عصر وفات پاکر اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ موصیہ تھیں اور بڑی دیندار خاتون تھیں۔ اپنے گھر میں اکیلی احمدی تھیں۔ آپ کے خاوند اور اولاد احمدی نہیں ہے۔

آپ کے بچے آپ کا جنازہ یکم مئی ۱۹۷۵ء کو آٹھ بجے صبح ربوہ لے کر آئے۔ نماز ظہر کے بعد مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو بھی احمدیت کے نور سے منور کرے۔ آمین

(چوہدری) عبد اللطیف الطوالی اکاؤنٹنٹ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴